SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 20, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock, in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَ اِذَا
حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا
یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ﴿۵۸﴾ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ
وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ
خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾

مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے

(وآخرو دعونا ان الحمد للہ رب العالمین)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 20, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock, in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا
حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا
یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۵۸﴾ یٰۤاَیُّہَا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی
الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ
وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ
خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۵۹﴾

مسلمانو ! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو ۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو ۔ اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے ۔ اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ۔ لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں ۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو ۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو ۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے

(وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین)

ADDRESS BY THE PRESIDENT OF PAKISTAN

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق: آعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین۔ معزز ارکان سینیٹ! السلام علیکم ۔ میں آج آپ کے سامنے اس مقصد کے لیئے حاضر ہوا ہوں کہ انتخابات کے متعلق حتمی فیصلے کا اعلان کر کے تمام قیاس آرائیوں کو ختم کیا جائے ۔ تاکہ قوم یکسوئی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف پیش قدمی کر سکے ۔ میرے لیئے یہ بڑے فخر اور اعزاز کی بات ہے کہ میں یہ تاریخی اعلان مجلس شوریٰ یعنی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں کر رہا ہوں ۔ جس کی میرے دل میں بڑی قدر و منزلت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کا انتخاب بے شک بالواسطہ طور پر ہوتا ہے لیکن اس طرح جو ارکان ایوان میں آتے ہیں ۔ وہ بڑے جہاندیدہ، دور اندیش اور معاملہ فہم ہوتے ہیں ان کی ان خصوصیات کا منہ بولتا ثبوت وہ تقاریر اور فیصلے ہیں جو اس ایوان نے پچھلے تین ساڑھے تین سالوں میں کیئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اپنی کارکردگی پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے ۔ سینیٹ نے اپنے موجودہ اجلاس میں بھی اپنے اس سابقہ معیار کو برقرار رکھا ہے ۔ دیگر باتوں کے علاوہ اس ایوان نے اس اجلاس میں استخفاف کی تحریکوں پر بڑی سیر حاصل بحث کی اور اگر میری معلومات صحیح ہیں تو مجھے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ

گزشتہ تحاریک پر بحث شاید اس سینیٹ کی تاریخ میں طویل ترین بحث تھی اور یہ بحث کل سہ پہر کو فاضل چیئرمین کی فاضلانہ رولنگ پر ختم ہوئی۔ میں ان تحریکوں کے محرکوں اور مقرروں کو جنہوں نے اس کے حق میں یا اس کے خلاف تقاریر کیں دلی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے آج کے ایک اہم موضوع پر بڑی مدلل، متوازن اور پرجوش تقریریں کیں۔ ضروری نہیں کہ ہر انسان ان کے اٹھائے ہوئے نکتے سے اتفاق کرے لیکن انہوں نے زیر بحث موضوع سے جس طرح انصاف کیا ہے۔ اس کی داد نہ دینا سراسر ناانصافی ہوگی۔

ایوان سے باہر اور اندر بعض ارکان نے یہ شکوہ کیا ہے کہ میں نے اپنی حالیہ تقاریر میں انہیں طرح طرح کی بدعنوانیوں کا مرتکب قرار دے کر ان کی دل آزاری کی ہے۔ میں اس ایوان اور برخاست شدہ اسمبلیوں کے ارکان کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا قطعاً مقصد کسی کی دل آزاری یا کردارکشی نہیں تھا۔ لیکن اگر آپ ٹھنڈے دل سے میری گزارشات پر غور کریں تو آپ کو یقیناً اس میں حقیقت اور اصلیت کا عنصر نظر آئے گا۔ اس کے باوجود اگر میری حق گوئی سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو میں مؤدبانہ معذرت خواہ ہوں۔ بہر حال آپ کی اطلاع کے لیئے چند تفصیلات انشاءاللہ مستقبل قریب میں اسی ایوان میں پیش کی جائیں گی۔ ذاتی کردار سے قطع نظر ہمیں اپنا

[President of Pakistan General Muhammad Zia-ul-Haq]

ہمیں نصب العین نہیں بھولنا چاہیئے ۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم سیاست کریں گے مگر صاف ستھری سیاست ۔ جمہوری ادارے بنائیں گے مگر صاف ستھرے معیاری ادارے ۔ اپنے حقوق کے لیئے جدوجہد کریں گے مگر جائز حقوق کے لیئے ۔ اپنے ووٹروں کی حق رسی کریں گے مگر کسی کی حق تلفی کیئے بغیر یقین جانیئے مجھے ہی نہیں پوری قوم کو آپ سے بڑی توقعات ہیں ۔ مجھے امید ہے آپ نہ صرف اپنا کردار ہر قسم کے داغ دھبے سے پاک رکھیں گے بلکہ ایک ایسا عمدہ اور عالیشان معیار قائم کریں گے کہ آنے والی قومی اسمبلی اسے قابل تقلید نمونہ کے طور پر اپنا سکے ۔ جب تک نئی قومی اسمبلی معرضِ وجود میں نہیں آتی میں آپ سے توقع کروں گا کہ آپ امور مملکت نمٹانے میں میری اور نگراں حکومت کی رہنمائی فرمائینگے اور عوام کو بتائینگے کہ وہ آئندہ انتخابات میں کیسے لوگوں کو منتخب کریں تاکہ کالعدم قومی اسمبلی کی جگہ ایک صاف ستھرا ایوان معرض وجود میں آ سکے ۔

میرے خیال میں یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا اور میں اسے دوبارہ دہراؤں تو میرے خیال میں یہ آپ کی سمع خراشی نہیں ہوگی ۔ میں گذشتہ اپنی کئی تقاریر میں جہاں جہاں مجھے موقع ملا ہے آپ کی خدمت میں یہ عرض پیش کرتا رہا ہوں کہ میری توقع یہ ہے اور میرے خیال میں یہ آپ کا فرض اولین ہونا چاہیئے کہ اس ایوان کو، سینیٹ کو، ایوانِ بالا کو، اتنا فعال بنائیے کہ

دوسرے اس کی تقلید کرنے میں فخر کر سکیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ جناب چیئرمین غلام اسحاق صاحب نے اس سلسلے کے اندر کافی پیش رفت کی ہے لیکن ایوان کا کمیٹیوں کے اندر کام کرنا ایک ایسی مہم ہے جس کے لیئے جب تک آپ خود کوشاں نہ ہوں اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی ۔

میرا اس سینیٹ کو اپنی کارروائی ختم کرنے کے بعد prorogue کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ، بشرطیکہ آپ خود تھک کر کہیں کہ جناب ابھی ہم گھر جانے کے لیئے تیار ہیں ۔ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ میرے نقطہ نگاہ سے میری ۲۹ رمئی کی کارکردگی سے اتفاق کریں یا نہ کریں یہ آپ کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے لیکن اس کے باوجود ایک ایسا ایوان یہاں پر موجود ہے جو کہ منتخب شدہ ہے ایوان بالا ہے اور یہ democratic process کا ایک اہم حصہ ہے ، لہذا میری آپ سے یہ توقع ہوگی ، آپ سے میری گزارش ہوگی کہ آپ مہربانی فرما کر قوم کے اہم مسائل کے اندر میری اور نگران حکومت کی رہنمائی فرمائیں ۔

آئندہ انتخابات تو اپنے وقت پر ہوں گے لیکن اگر آپ اجازت دیں تو پہلے ذرا آئین کی پوزیشن یا آئینی حیثیت کا ایک مختصر سا جائزہ

[President of Pakistan General Muhammad Zia-ul-Haq]

میں آپ کی خدمت میں پیش کروں ، ہم سب جانتے ہیں کہ آئین ایک اہم دستاویز ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسے ۱۹۷۷ سے لیکر ۱۹۸۵ تک غیر معمولی حالات میں بھی سنبھال کر رکھا اور ۱۹۸۵ کے انتخابات سے پہلے اس کے کچھ کمزور حصوں کو توانا بنانے کی کوشش کی ، بعد میں منتخب پارلیمنٹ نے اپنے نکتہ نظر سے آٹھویں ترمیم کرکے اسے مزید بہتر بنانے کی کوشش کی اور آج ماشاءاللہ پورے کا پورا آئین صحیح اور سالم نافذ ہے۔

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مجھے آئین کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے اور میری کوشش ہوگی کہ میرا ہر اقدام آئینی تقاضوں کے مطابق ہو ، آجکل کی صورت حال یہ ہے کہ آئین کے مطابق میرا یہ فرض ہے کہ میں قومی اسمبلی توڑنے کے بعد نئے انتخابات کا اعلان کروں ۔ ان انتخابات کی تاریخ کے متعلق کئی آراء ہیں ایک مکتبہ فکر کا خیال یہ ہے کہ مجھے مقررہ مدت کے اندر صرف انتخابات کی "تاریخ" کا اعلان کرنا ہے ، جب کہ دوسرے مکتبہ فکر کا کہنا ہے کہ اس مدت کے اندر انتخابات کروانا لازمی ہے ، میں فی الحال اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا میرے خیال میں آئین کا مقصد بالکل واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے قومی اسمبلی کے الیکشن کرانے کے لیے مناسب اقدام کیے جائیں ، ہمارا آئین جمہوری اصولوں پر قائم ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ اسمبلیاں متواتر

معرض وجود میں رہیں اور اگر کسی وقت اسمبلیاں توڑ دی جائیں تو اسے ایک عارضی دور سمجھا جائے اور پھر ان کی جگہ جلد از جلد نئی اسمبلیاں منتخب کی جائیں ، آئین کی اس روح یا بنیادی تقاضے کے مطابق میری خواہش تھی کہ قومی اسمبلی توڑنے کے بعد تقریباً تین ماہ کے اندر انتخابات کرائے جائیں لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ عملاً ایسا کرنا ممکن نظر نہیں آتا جس کی کئی وجوہات ہیں ، چند ایک کا یہاں ذکر کرنا میں مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک وجہ یہ ہے کہ محرم الحرام کا پہلا عشرہ ماہ اگست کے تیسرے اور چوتھے ہفتے میں پڑتا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت جذبات کا کیا عالم ہوتا ہے ایسے موقع پر انتخابات کرانا حالات کو خراب کرنے کے مترادف ہوگا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگست موسم برسات کا مہینہ ہے اور اس مرتبہ باران رحمت بھی کچھ ضرورت سے زیادہ برس رہی ہے ایسے موسم میں ملک کے بیشتر حصے یا تو پانی اور سیلاب کی زد میں ہوتے ہیں یا سخت گرمی اور حبس کا شکار ہوتے ہیں ، یہی وجہ ہے کہ آج تک کبھی بھی عام انتخاب موسم برسات میں نہیں ہوئے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت کوئی تقریباً ۸۰ ، ۹۰ ہزار حجاج کرام ارض مقدس میں حج کی سعادت کے لیے گئے ہوئے ہیں ان کی واپسی میں کچھ وقت لگے گا اور ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کہ اپنا ووٹ

[President of Pakistan General Muhammad Zia-ul-Haq]

ڈال کر اس سے سبکدوش ہونا چاہیں گے اور ان میں یقیناً کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو الیکشن میں حصہ لینا چاہیں گے، میرے خیال میں اس اہم موقع پر قومی آبادی کے اس اہم حصے کو نظر انداز کرنا کسی طرح بھی قرین مصلحت نہیں ہے۔

چوتھی اور ان سب سے ضروری وجہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل ۵۱(۳) میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کی کل نشستیں ہر صوبے قبائلی علاقے اور وفاقی دارالخلافے کے لیئے گذشتہ مردم شماری کے مطابق آبادی کے لحاظ سے مقرر کی جائیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلی مردم شماری ۱۹۸۱ میں ہوئی تھی لہذا آئندہ انتخابات کے لیئے اس مردم شماری کے مطابق از سر نو حلقہ بندی اشد ضروری ہے، ۱۹۷۲ اور ۱۹۸۱ کی مردم شماریوں کے درمیانی حصے میں ملک کے مختلف حصوں میں خاصی نقل مکانی ہوئی، ملک کے بعض حصوں میں آبادی بڑھی ہے اور بعض جگہ کم ہوئی ہے اس کے علاوہ اس عرصے میں کئی انتظامی تبدیلیاں بھی کی جا چکی ہیں ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ صوبوں کے لیئے وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں کے لیئے اور وفاقی دارالحکومت میں قومی اسمبلی کی نشستوں کی تقسیم نو اور جدید حلقہ بندیوں کی ضرورت ہے، اسی طرح صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کی تقسیم نو اور ان کی حلقہ بندی

بھی ضروری ہو گئی ہے ۔ اس کے علاوہ کئی جگہ نئے divisions اور districts بنائے گئے ہیں جہاں قانون کے مطابق نئے سرے سے حلقہ بندیاں کرنے کی ضرورت ہے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے جو الیکشن بھی ۱۹۸۱ کی مردم شماری سے ہٹ کر کسی اور بنیاد پر ہوں گے آئین کے سراسر منافی ہوں گے ۔

ادھر الیکشن کمیشن کا کہنا یہ ہے کہ اس کام کے لیے انہیں کئی ماہ درکار ہوں گے وہ تو دو اور تین سہ ماہیوں کا ذکر کرتے ہیں میرے استفسار پر الیکشن کمیشن نے مجھے یہ بتایا کہ کمیشن نے دسمبر ۱۹۸۷ ، یعنی پچھلے سال حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی لیکن اس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں نکلا ۔ اب جیسا کہ میں نے ابھی آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے الیکشن کمیشن کو عمومی حالات میں اس کام کے لیے کئی ماہ درکار ہیں لیکن میرے اصرار پر اس نے یہ حامی بھر لی ہے کہ وہ دن رات محنت کر کے تین یا چار ماہ کے اندر اندر اپنا تمام کام مکمل کر لیں گے ان حالات اور ضروریات کا جائزہ لیتے ہوئے ، آئین کی مختلف شقوں کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اور اس مقصد کے لیے کہ ملکی آئین اور قانون کے مطابق صحیح طور پر عوام کے ترجمان ، منصفانہ اور آزادانہ انتخابات ہوں ۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قومی

[President of Pakistan General Muhammad Zia-ul-Haq]

اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اسی سال ایک ہی دن ۱۶ نومبر بروز بدھ انشاء اللہ منعقد ہوں گے ۔ اگر کسی وجہ سے الیکشن کمیشن نے یہ محسوس کیا کہ کسی خاص انتظامی مجبوری کی وجہ سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن منعقد نہیں ہو سکتے تو پھر صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن، قومی اسمبلی کے انتخابات کے دو یا تین دن کے بعد ہوں گے۔ لیکن ہماری کوشش یہ ہے کہ دونوں انتخابات ایک ہی دن ہوں ، میں نے الیکشن کمیشن کو ہدایات کی ہے کہ وہ فوری طور پر نئی حلقہ بندیوں کا کام مکمل کر کے جلد از جلد انتخابات کا اہتمام کرے تاکہ آج کے اعلان کے مطابق انتخابات بروقت منعقد ہو سکیں ۔

آخر میں، میں اس ایوان کو اور اس ایوان کے ذریعے پوری قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے آج کے اعلان کے مطابق قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات انشاء اللہ مقررہ تاریخ کو نہایت آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں گے۔ ہم نے ۱۹۸۵ کے عام انتخابات کے علاوہ ایک سے زیادہ مرتبہ بلدیاتی اداروں کے انتخابات کروائے ہیں اور وہ ہر لحاظ سے منصفانہ انتخابات ہوئے ہیں ، اور اندرون ملک اور بیرون ملک ہر سطح پر انہیں سراہا گیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ ماہ نومبر کے عام انتخابات بھی اس ضمن میں ایک سنگ میل ثابت ہوں گے اور

مستقبل میں انہیں بھی اسی داد و تحسین سے یاد کیا جائے گا۔ جس
سے ۱۹۷۹، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷ کے انتخابات کو یاد
کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ قوم اس امتحان سے
بخیر و خوبی گذرے اور یہ انتخابات ملک کے لیئے استحکام، ترقی
اور خوش حالی کا پیش خیمہ بنیں، آمین، پاکستان زندہ باد!

Mr. Secretary : Special sitting convened under Article 56(1) of the Constitution for the President's Address stands adjourned. The Senate will hold its next sitting tomorrow the 21st July, 1988, at 10.00 a.m. to transact its normal business. Thank you.

[The House adjourned to meet again at 10.00 a.m. of the clock in the morning on Thursday the 21st July, 1988].

PCPPK–Litho/2100/88-89/Senate–6-5-92–300 Books.